ہیں چودہری غلام احمد پرویز کے قلم سے ایک مختصر دیباچہ ہے جس میں انھوں نے ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور سے مقابلہ کرکے شاعر ملت بیضا کی شخصیت اور شاعری کی خصوصیات اور شکوہ وجواب شکوہ کے حقیقی مفہوم ومطلب پر طائرانہ نگاہ ڈالی ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ ترجمہ میں اقبال کے زورِ کلام اوران کی شاعرانہ خصوصیات کی روح کو پورے طور پر قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر اقبال مرحوم کی شاہکار اردو فارسی نظموں کے تراجم اسی طرح انگریزی زبان میں شائع ہوتے رہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ اقبال کی شخصیت دانشمندانِ مغرب سے ٹیگور سے کہیں زیادہ اور وقیع خراج تحسین حاصل نہ کرسکے گی۔

ترانۂ عشق | از حکیم عبدالباسط صاحب عشق تقطیع متوسط ضخامت ۳۴۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت درج نہیں غالباً اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن سے ملیگی۔

حکیم عبدالباسط صاحب عشق ایک بزرگ تھے جو ۱۲۳۸ھ میں مدراس میں پیدا ہوئے یہیں اپنے بزرگوں سے عربی۔ فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر ریاست میسور میں ملازمت کرلی۔ یہاں سے جی اچاٹ ہوا تو حیدرآباد دکن آگئے جہاں ان کے اوراعزا واقارب پہلے سے موجود تھے۔ ان کا ذریعہ معاش طبابت تھا۔ قدیم اور جدید دونوں قسم کے طریقہائے علاج سے خوب واقف تھے۔ اس مشغلہ کے باوجود ذوق شعرگوئی چونکہ خداداد تھا۔ اس لئے جب موقع ملتا تھا تو اردو اور فارسی میں شعر بھی کہتے تھے چنانچہ "تذکرۂ گلزار اعظم" اور حدیقۃ المرام اور شعرائے دکن وغیرہ میں ان کا تذکرہ بحیثیت شاعر آیا ہے۔

موصوف نے ۷۴ برس کی عمر میں ۱۳۱۲ھ میں وفات پائی۔ زیر تبصرہ کتاب انھیں کی فارسی اور اردو رباعیات وغزلیات کا مجموعہ ہے۔ شروع میں مصنف کے حالات اور شاعری پر ایک مقدمہ ہے جو ۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد دیوان شروع ہوجاتا ہے۔

کلام کو سرسری طور پر دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جناب عشق فطرتاً موزوں طبع اور پرگو تھے لیکن ان کی شاعری میں کوئی خاص جدت۔ ایچ معنی آفرینی اور نازک خیالی نہیں پائی جاتی۔ پھر ان کی زبان میں بعض